آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اسلامیات' ایس ایس سی سالِ دُوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۵ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ بہ رائے مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتَحِنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتَحِنوں کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی 'سالِ دُوم' اسلامیات کا پرچہ دُوم **چار سوالات** پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، دونوں کے دو دو اجزا ہیں، جو نصاب میں شامل 'قرآن و حدیث' سے ترتیب دیے گئے ہیں، سوال نمبر تین کے بھی دو اجزا ہیں جو موضوعاتی مطالعے سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ سوال نمبر چار مفصل تفصیلی (ERQ) جواب کا سوال ہے ، اس کے بھی دو اجزا ہیں، لیکن ان میں سے کسی ایک جُزو کو حل کرنا ہوتا ہے۔ یہ دونوں بھی موضوعاتی مطالعہ سے لیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر تعمیری جوابی سوالات (CRQs) / مفصل جوابی سوالات (ERQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہی کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ، یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات

کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔ اساتذہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ کلماتِ امریہ کو سمجھنے کے لیے AKU-EB کی ویب سائٹ پر دستیاب کمانڈ ورڈز گائیڈ (اردو/انگلش) کا مطالعہ کریں۔

عمومی تبصرہ:

زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم، کچھ جوابات اِس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ سوال کے متن کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ ساتھ ہی '**غزوات**' کو سمجھنے میں خاص توجہ درکار ہے۔

توجہ فرمایئے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے: قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تأثرات

مختصر/تعمیری جوابی سوالات (CRQs)اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر ۱(الف)	
سوال	أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقْتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ۔ (الحج: 39) دی گئی آیت کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔ i۔ آیت کی مرکزی تعلیم کیا ہے؟ (1نمبر) ii۔اجتماعی طور پر آیت کا عصر حاضر میں کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے؟ (1نمبر)
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.2.6
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ذیلی عنوان 5.2 میں موجود منتخب آیات کی تعلیمات (انفرادی اور اجتماعی زندگی) کے اطلاقات پر بحث کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• مرکزی تعلیم لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • آیت کا اطلاق لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	بہ حیثیتِ مجموعی اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی اچھی رہی۔ طلبہ نے سوال کے دونوں اجزا یعنی مرکزی تعلیم اور اطلاق کو سمجھتے ہوئے دونوں نِکات (سوال کے دونوں اجزا) کا احاطہ کیا۔جوابات پڑھ کر اندازہ ہوا کہ طلبہ کی منتخب آیات سے متعلق تفہیم اچھی تھی۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے سوال کے پہلے جُز یعنی آیت کے مرکزی تعلیم سے متعلق لکھا کہ 'جہاد بالسیف کی اجازت کا حکم'،'ظلم کے خلاف جہاد کی اجازت'، جب کہ دوسرے جُز یعنی اطلاق سے متعلق لکھا کہ 'ملک کے دفاع کے لیے ہر دم تیار رہا جائے'،'ضرورت پڑنے پر پوری قوم ملک کے دفاع کے لیے تیار ہو جائے'،'ناحق قتل سے گریز کیا جائے'،'انسانی جان کی حرمت سب سے اوپر رکھی جائے'،'آپس میں اتحاد قائم کیا جائے'،'ظلم و زیادتی سے روکا جائے'،'سوشل میڈیا کے ذریعے ظلم کے خلاف تحریک چلائی جائے'،'ظلم کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے'،'انصاف کے حصول کے لیے جان کی بازی لگا دی جائے'، وغیرہ۔

بہتر جوابات کے عکس

(مثال نمبر ۱)

i- آیت کی مرکزی تعلیم کیا ہے؟

اس آیت کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں ظلم کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔

ii- اجتماعی طور پر آیت کا عصر حاضر میں کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے؟

ی ظلم کے خلاف آواز اٹھا کر۔ اور ظالم کو سزا دے کر۔

ی ظلم کے خلاف احتجاج کر کے اور ظالم کو سزا دے کر اور مظلوم کو انصاف دے کر

(مثال نمبر ۲)

i- آیت کی مرکزی تعلیم کیا ہے؟

اس آیت کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں ظلم کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔

ii- اجتماعی طور پر آیت کا عصر حاضر میں کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے؟

ی ظلم کے خلاف آواز اٹھا کر۔ اور ظالم کو سزا دے کر۔

ی ظلم کے خلاف احتجاج کر کے اور ظالم کو سزا دے کر اور مظلوم کو انصاف دے کر

ناقص جواب کی صورتیں

طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہی۔ جوابات پڑھ کر اندازہ ہوا کہ طلبہ آیت کے متن کو سمجھ نہیں سکے۔ سوال کے پہلے جُزو یعنی مرکزی تعلیم کے حوالے سے طلبہ نے لکھا کہ 'علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے'، 'اللہ ظلم کرنے والوں کو سزا دیتا ہے'۔ جب کہ دوسرے جُزو یعنی آیت کے اطلاق سے متعلق لکھا کہ 'مشکل حالات میں بھی علم حاصل کرنا چاہیے'، 'قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی گزاری جائے'، 'اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کیا جائے'، 'لوگوں کو قتل نہ کیا جائے'، وغیرہ۔

ناقص جواب کا عکس

i- آیت کی مرکزی تعلیم کیا ہے؟

آیت کی مرکزی تعلیم ہے 'علم' حاصل کرنا۔

ii- اجتماعی طور پر آیت کا عصر حاضر میں کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے؟

علم حاصل کریں گے۔ ہر انسان کو علم حاصل کرنا چاہیے۔ علم انسان کو اچھے و برے کی تمیز سکھاتا ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات[یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے]کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ جب بھی منتخب آیات پڑھائیں، تو سب سے پہلے اُن آیات کا **متن** پیشِ نظر رکھیں۔ ناقص جوابات دیکھ کر اندازہ ہوا کہ طلبہ آیت کا اصل متن نہیں سمجھ سکے جس کی وجہ سے وہ صحیح جواب نہیں دے پائے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ طلبہ کو عملی زندگی میں آیات کا اطلاق بھی سمجھایا جائے تاکہ آیات کی اصل روح جو ہماری زندگی کے ساتھ جُڑی ہے، اُنھیں سمجھ کر اپنا سکیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم(SLO) میں موجود کلمہ ٔ امریہ (Command Word) کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ۱	
(ب)	مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا۔۔۔ (المائدہ:32) دی گئی آیت کے پیشِ نظر، عصرِ حاضر میں جرائم کی روک تھام کے لیے کوئی تین عملی اطلاقات لکھیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.2.6
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ذیلی عنوان 5.2 میں موجود منتخب آیات کی تعلیمات (انفرادی اور اجتماعی زندگی) کے اطلاقات پر بحث کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	جرائم کی روک تھام کے لیے ایک عملی اطلاق لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (**تین** درکار ہیں)۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہترین رہی۔ بہ حیثیتِ مجموعی طلبہ نے آیت سے متعلق جرائم کی روک تھام کے لیے بہترین تجاویز دیں، جنھیں پڑھ کر یہ اندازہ کہ طلبہ معاشرے میں موجود برائیوں کو نہ صرف سمجھتے ہیں بلکہ معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ بھی چاہتے ہیں۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے لکھا کہ 'قوانین پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے'، 'عدالتی نظام کو بہتر بنایا جائے'، 'انصاف کی فراہمی یقینی بنائی جائے'، 'جرائم کی روک تھام کے لیے اصول و قوانین بنائے جائیں'، 'ظالموں کو عدالت کے کٹھرے میں لایا جائے'، 'روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں'، 'جلد انصاف فراہم کیا جائے'، 'شرعی سزائیں دلوائی جائیں'، 'دنیاوی تعلیم کو عام کیا جائے'، 'بچوں کو اچھی تربیت دی جائے'، 'دینی تعلیم کو عام کیا جائے'، 'جرائم کی روک تھام کے لیے آگاہی پیدا کی جائے'، وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	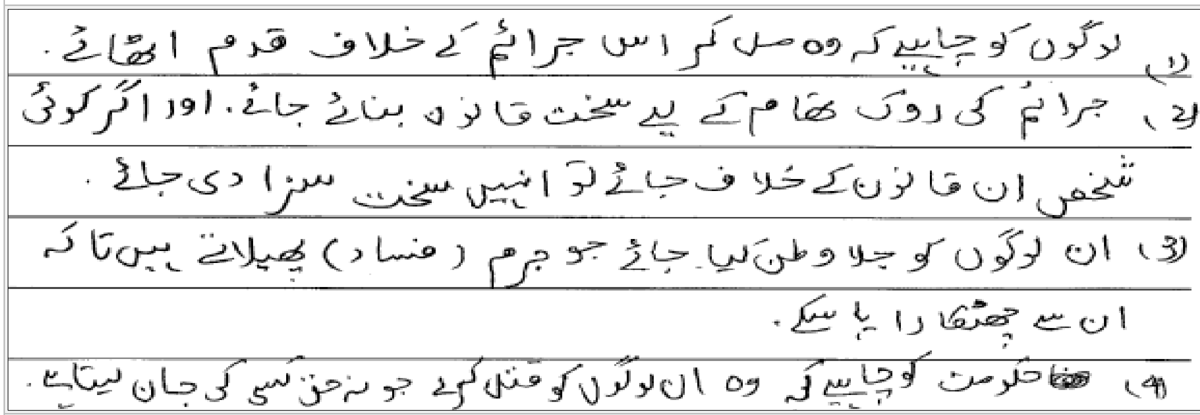 (1) لوگوں کو چاہیے کہ وہ مل کر اس جرائم کے خلاف قدم اٹھائے. (2) جرائم کی روک تھام کے لیے سخت قانون بنائے جائے. اور اگر کوئی شخص ان قانون کے خلاف جائے تو انہیں سخت سزا دی جائے. (3) ان لوگوں کو جلا وطن کیا جائے جو جرم (فساد) پھیلاتے ہیں تا کہ ان سے چھٹکارا پا سکے. (4) حکومت کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کو قتل کرے جو ناحق کسی کی جان لیتا ہے.
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد جرائم کی روک تھام کے لیے صحیح جوابات نہیں سکی، مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'کفار کے خلاف جہاد لازمی کرنا چاہیے'، 'اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے'، 'کفار کے خلاف مسلم اتحاد ہونا چاہیے'، 'ناحق قتل کرنے والا جہنم میں جائے گا'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	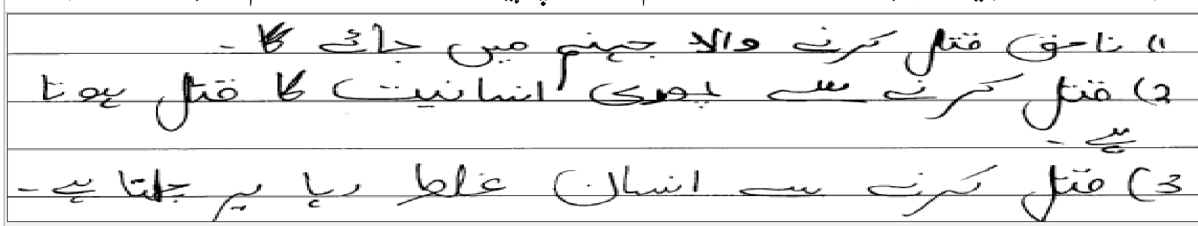 1) ناحق قتل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ 2) قتل کرنے سے پوری انسانیت کا قتل ہوتا ہے 3) قتل کرنے سے انسان غلط راہ پر چلتا ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلہ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ جب بھی منتخب آیات کے اطلاقات پڑھائیں، تو آیات کے مختلف پہلوؤں پر بات کریں جیسے کہ الفاظ معانی، مرکزی تعلیم، اخلاقی اقدار، آیات کی تشریح، انفرادی و اجتماعی اطلاقات، وغیرہ۔ مذکورہ عناصر کو سمجھتے ہوئے طلبہ قرآنِ مجید پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اسے عصرِ حاضر کے ساتھ جوڑ سکیں گے۔

سوال نمبر ۲ (الف)	
سوال	ترجمہ: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے حج کیا اور پھر نہ اس نے بد کلامی اور گالی گلوچ کی، نہ ہی کوئی گناہ کیا، تو وہ حج سے اس دن کی طرح واپس ہو گا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا ہو''۔ (حدیث: 16) دی گئی حدیث (ترجمہ) کے مطابق، بندۂ مومن کو کیوں کہا گیا ہے کہ ''حج سے اس دن کی طرح واپس ہو گا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا ہو''؟ دو نِکات میں بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.2.2
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ذیلی عنوان 6.2 میں موجود منتخب احادیث میں موجود کلیدی پیغامات کی وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	حدیث سے متعلق ایک مقصد لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	سوال میں حج سے متعلق پوچھی گئی حدیث میں مجموعی طور پر طلبہ نے حج کا صرف مقصد سمجھتے ہوئے مثالوں کے ساتھ بہترین انداز میں سوال کا احاطہ کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے لکھا کہ 'دورانِ حج لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے، تو اس موقع پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والا ہی اصل میں پاک و صاف ہوتا ہے'، 'دورانِ حج صبر و تحمل کے ساتھ حج کے تمام ارکان بھی پورے کیے جائیں'، 'حج کے بعد بھی عملی زندگی میں اخلاق کا مظاہرہ کیا جائے'، 'پیدائش کے وقت بچہ معصوم ہوتا ہے وہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے، ایک حاجی کی مثال بھی ایسی ہوتی ہے'، وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	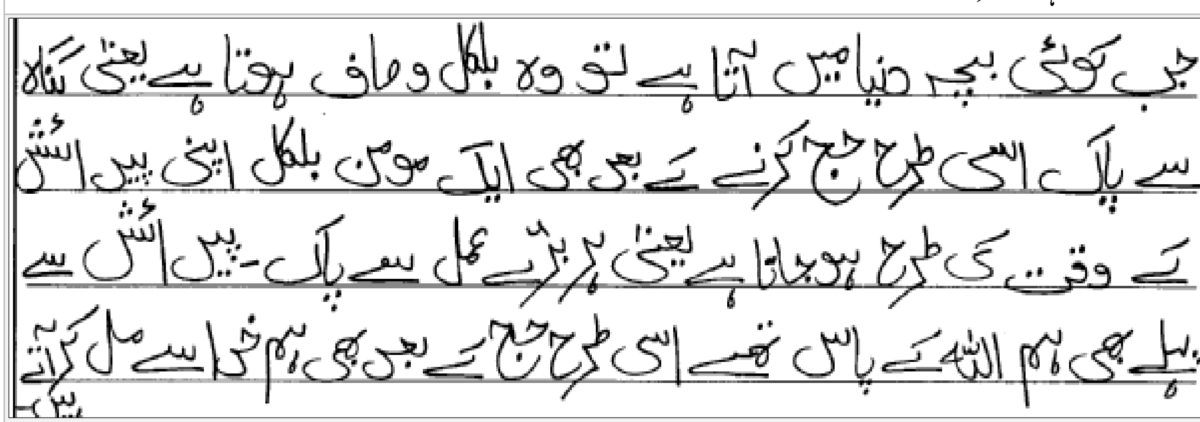

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد سوال میں موجود حدیث کے مقصد کو نہیں سمجھ سکی ۔ طلبہ نے لکھا کہ ’مومن سے مراد مسلمان‘، ’اگر ہم بُرے کام سے بچیں گے ، تو اللہ معاف کریں گے‘، ’مومن کا مطلب ہے اللہ کی ماننے والا‘، ’حدیث میں سنت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے‘، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	• مومن سے مراد اے مسلمانوں. • مومن کا مطلب ہے کہ آپ جو اللہ تعالیٰ کو مانے والے ہیں.

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات[یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ ’معلومات (Knowledge)‘ ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے]کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے(تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ(سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب حدیث شریف پڑھائیں، تو حدیث کی تفہیم کے ساتھ اس کے **مقاصد** لازمی پڑھائیں۔ ساتھ ہی اسے عصر حاضر سے جوڑیں تا کہ طلبہ کو یہ ادراک ہو سکے کہ قرآن و حدیث ہر زمانے کے لیے ہیں۔ جیسے کہ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کریں اور کہیں کہ وہ حدیث کا مقصد عصر حاضر میں کسی **حقیقی مسئلے** سے جوڑیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word) کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ۲(ب)

سوال	ترجمہ: ”بدگمانی سے بچو، کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔“ (حدیث: 25) دی گئی حدیث (ترجمے) کی روشنی میں بدگمانی سے بچنے کے لیے کوئی دو طریقے لکھیے۔

تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.2.4
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ذیلی عنوان 6.2 میں موجود منتخب احادیث میں اخلاقی اور سماجی زندگی گزارنے کے لیے جو اسباق ملتے ہیں، اُن کا اطلاق کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	بدگمانی سے بچنے کا ایک طریقہ لکھنے پر **ایک** نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہت ہی بہترین رہی۔ مجموعی طور پر طلبہ نے حدیث کو نہ صرف سمجھا بلکہ بہترین انداز میں بدگمانی سے بچنے کے لیے مختلف طریقے تجویز کیے، جنھیں پڑھ کر اندازہ ہوا کہ طلبہ کی بدگمانی سے متعلق تفہیم بہترین تھی۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے لکھا کہ 'صورت کے بہ جائے سیرت کو پرکھا جائے'، 'نمود و نمائش سے بچا جائے'، 'ہر کام اللہ کے لیے کیا جائے'، 'تکبر سے بچا جائے'، 'حسد سے بچا جائے'، 'دکھلاوا نہ ہو'، 'عبادت کی جائے تو اُس میں اللہ کی رضا شامل ہو'، 'بدگمانی کے بہ جائے حسنِ ظن رکھا جائے'، 'لوگوں کو حسنِ ظن رکھنے کی تلقین کی جائے'، 'دوسروں کے متعلق بہت زیادہ سوچنے اور بلاوجہ رائے قائم کرنے سے گریز کیا جائے'، 'منفی سوچوں سے گزیز کیا جائے'، 'لوگوں کو ان کی غلطی پر معاف کرنا سکھایا جائے'، 'جلد بازی سے پرہیز کیا جائے'، 'شک سے بچا جائے'، 'دوسروں کو بدگمانی پھیلانے سے روکا جائے'، 'تقویٰ اختیار کیا جائے'، 'بُرے خیالات سے دور رہا جائے'، 'پہلے تحقیق کی جائے'، 'اللہ پر یقین رکھا جائے'، 'بدگمانی کے مضر اثرات سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے'، 'جلد کسی کے بارے میں رائے قائم کرنے سے پرہیز کیا جائے'، وغیرہ۔
بہتر جوابات کے عکس	(مثال نمبر ۱) ۱۔ اگر آپ کے دل میں کوئی شک ہے کسی بات کو لے کر تو بدگمان ہونے سے پہلے اس بات کی تصدیق کر لیں اور کوئی غلط فہمی کا شکار نہ بنیں۔ ۲۔ بدگمانی انسان کے انمول تر انمول رشتے بھی ختم کر دیتی ہے تو اگر آپ کو کسی انسان سے کو بدگمانی ہو جائے تو آپ آمنے سامنے بیٹھ کر مکمل بات کریں تاکہ کوئی بات خراب نہ ہو اور دل بھی پاک رہے۔ (مثال نمبر ۲) • کسی کے بھی بارے میں غلط بات کہنے یا سوچنے نہیں چاہیے۔ کیونکہ ہم اگر کسی کے لیے دل میں بغض یا کینہ رکھیں نہیں رکھنے چاہیے • ہم اپنی طرح دوسروں کے بھی بارے میں اچھے سوچنے چاہیے۔ یہ سوچنے چاہیے جیسے ہم ہے ویسے سب ٹھیک ہے۔

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد حدیث میں موجود متن 'بدگمانی' کو بہتر طور پر نہیں سمجھ سکی۔ بعض نے لکھا کہ 'کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے'، 'کوئی بھی کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے'، 'ہمیشہ سچ بولنا چاہیے'۔ بعض نے لکھا کہ 'نماز اور زکوٰۃ وقت پر ادا کرنی چاہیے'، 'بڑوں کا ادب کرنا چاہیے'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	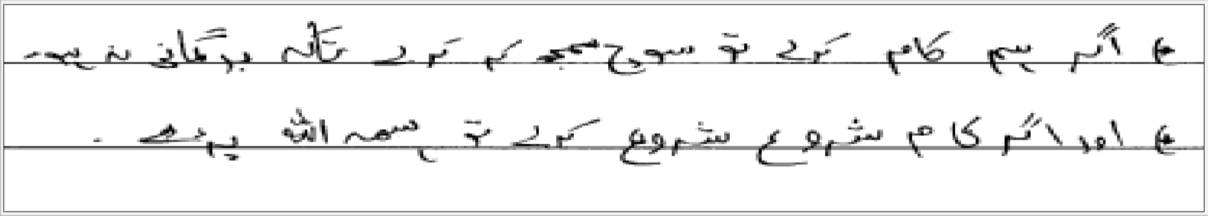 ۱۔ اگر ہم کام کرے تو سوچ سمجھ کر کرے تاکہ بدگمانی نہ ہو۔ ۲۔ اور اگر کام شروع کرے تو بسم اللہ پڑھے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب 'حدیث کے اطلاقات کے بارے میں گفتگو کریں، تو سب سے پہلے حدیث کی تفہیم کرائیں، کیوں کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ جو طلبہ حدیث کا اطلاق نہیں کر سکے، وہ اصلاً حدیث کو ہی نہیں سمجھ سکے۔ ساتھ ہی حدیث کے متن کو بھی پڑھائیں تاکہ طلبہ حدیث کے متن کو سمجھ سکیں۔

سوال نمبر ۳	
(الف)	غزوۂ اُحد کے کوئی **تین** نتائج بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	7.3.3
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	حضور صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی میں ہونے والے اہم غزوات (غزوۂ بدر، اُحد، احزاب اور خیبر) کے اسباب و واقعات کی وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا

نِکات برائے جانچ	غزوۂ اُحد سے متعلق ایک نتیجہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (**تین** درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی ملی جلی رہی۔ مجموعی طور پر طلبہ بہتر طور پر جواب نہیں لکھ سکے۔ طلبہ نے غزؤ اُحد کے بہ جائے مختلف غزوات کی تفصیلات لکھیں، جو اس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ طلبہ کی غزوات سے متعلق تفہیم بس مناسب تھی۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے لکھا کہ 'یہ غزوہ بغیر کسی نتیجے کے ختم ہوا'، 'مسلمانوں نے حضور ﷺ کی ہدایت پر عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے مالی و جانی نقصان اٹھانا پڑا'، 'قریش کو مضبوط ہونے کا مزید موقع مل گیا'، 'مسلمانوں نے اللہ سے معافی مانگی'، 'حضور ﷺ نے صحابہ کو مستقبل کے تیاری کرنے کا موقع فراہم کیا'، 'حضرت حمزہؓ کی شہادت ہوئی'، 'حضور ﷺ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے'، 'اس جنگ میں کافی تعداد میں مسلمان شہید ہوئے'، وغیرہ۔
بہتر جوابات کے عکس	(مثال نمبر۱) ۱۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو کافی جانی نقصان ہوا اور 70 شہید بھی ہوئے۔ ۲۔ کفار کی بھی فتح نہ ہوئی چونکہ وہ کسی نتیجے کے بغیر ہی بھاگ گئے تھے۔ ۳۔ جن تیر اندازوں کو اُحد کے پہاڑ کی ذمہ داری تھی، وہ مالِ غنیمت کی لالچ میں آگئے تھے اور اپنی جگہوں کو چھوڑ چکے تھے جس کی وجہ سے کافی صحابہ کرام ~~شہید~~ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید بھی ہوئے اور مالی وجانی نقصان ہوا لیکن دونوں گروہ میں کسی کو فتح حاصل نہیں ہوئی اور نہ شکست۔ (مثال نمبر۲) • غزوہ احد میں مسلمانوں کو شکست حاصل ہوئی تھی۔ • اس جنگ میں آپ ﷺ کا دانت شہید ہوا تھا۔ • اس جنگ میں حضرت حمزہ کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔ • کافروں نے ہر طرف جھوٹ پھیلا دیا تھا کہ آپ ﷺ شہید ہوگئے۔ • جب مسلمان یہ جنگ فتح کرنے والے تھے تو پہاڑی پر عائد کردا جنگجو مال غنیمت دیکھ کر چلے گئے جس کی بدولت کافروں نے واپسی حملہ کر دیا۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی ایک بڑی تعداد اس سوال کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکی۔ طلبہ نے جواب میں مختلف غزوات کو شامل کر لیا، جیسے کہ طلبہ نے لکھا کہ 'یہود کو شکست ہوئی'، 'مسلمانوں کے پاس بہت سارا مالِ غنیمت آیا'، 'یہ غزوہ پانچ ہجری کو ہوا'، 'اس غزوے کی قیادت حضرت علیؓ کر رہے تھے'، 'یہ غزوہ عیسائیوں کے خلاف لڑا گیا تھا'، 'اس غزوے میں مسلمانوں نے تجارتی قافلہ لوٹ لیا'، 'اس جنگ میں کفار نے اپنے مشہور سردار کھو دیے'، وغیرہ۔

ناقص جواب کا عکس	غزوۂ اُحد مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان لڑی جانے والی پہلی جنگ ہے جو ۲ ہجری کو ہوئی تھی۔ نتائج: • مسلمانوں کی جیت کی وجہ سے مشرکین کو مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ ہو گیا اور کفار کے کئی سردار بھی مارے گئے۔ ساتھ ہی مسلمانوں کو مال غنیمت بھی ملا۔ • مسلمانوں کی تجارت اور بڑھ گئی اور ان کا وقار اونچا ہو گیا۔ اب مسلمانوں [struck] کی ہمت دیکھ کر لوگ ڈرنے لگے۔ • کفار نے اپنے کئی سردار کھو دیے جیسے ابو جہل وغیرہ اور تجارت جاتی رہی اور اس شکست کی وجہ سے انہوں نے اپنا وقار بھی کھو دیا۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب غزوات کو پڑھائیں، تو تمام غزوات کو 'چارٹ' کی صورت میں کمرۂ جماعت میں آویزاں کر دیں یا پھر بچوں کو تصویری اسائنمنٹ دے دیں تاکہ غزوات کا صحیح فہم حاصل ہو سکے۔ مزید بر آں، اگر غزوات کو ملٹی میڈیا کے ذریعے پڑھائیں، تو طلبہ کی تفہیم مزید بہتر ہو سکے گی۔

سوال نمبر ۳ (ب)	
سوال	حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کی رو سے معاشرے میں لوگوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے؟ کوئی دو تجاویز دیجیے۔ (2 نمبر)
تعلیمی حاصل طلبہ (نمبر)	7.4.3
تعلیمی حاصل طلبہ (عبارت)	آپ صلّی اللہ علیہِ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ان خصائل وشمائل پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں کس طرح مثبت تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں، اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	معاشرے میں لوگوں سے برتاؤ سے متعلق ایک طریقہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔ (**نوٹ:** مذکورہ نِکات کے علاوہ بھی متعلقہ نِکات پر نمبر دیے جائیں)
مجموعی کارکردگی	بہ حیثیتِ مجموعی طلبہ نے اس سوال میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ جوابات دیکھ کر اندازہ ہوا کہ طلبہ کی 'سیرت النبی ﷺ' سے متعلق تفہیم بہترین تھی۔

بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے معاشرے میں لوگوں سے برتاؤ سے متعلق لکھا کہ 'ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھا جائے'، 'بیماروں کی عیادت کی جائے'، 'ایک دوسرے کو دعوت دی جائے'، 'معاشرے کے نادار لوگوں کے کام آیا جائے'، 'لوگوں سے حسنِ سلوک سے پیش آیا جائے'، 'ایک دوسرے کی مدد کی جائے'، 'ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوا جائے'، وغیرہ۔
بہتر جوابات کے عکس	(مثال نمبر ۱) (۱) حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کی رو سے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ حسن وسلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے (۲) معاشرے میں اگر کوئی بھی شخص پریشان ہے تو اُس کی مدد کریں۔ (۳) معاشرے میں کسی بھی طرح کا کوئی شخص بُرا سلوک کر رہا ہے تو اُس کو سزا دی جائے اور معاشرے کے لوگ ایک دوسرے سے بھائی بھائی بن کر اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ (مثال نمبر ۲) ہمیں آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے معاشرے کے لوگوں کے ساتھ پیار و محبت اور حسنِ سلوک کرنا چاہیے۔ مثلاً: جو بھی ہمیں دعوت دے ہم اسے قبول کریں تاکہ دوسرے کو برا نہ لگے۔ معاشرے میں لوگوں کے دکھ سکھ میں شرکت کریں یعنی اگر محلے میں کسی کا وصال ہو تو جنازے میں جائیں۔ نادار افراد کی مدد کریں ان سے ان کی طاقت کے مطابق کام لیں۔ معاشرے کے یتیم و مساکین کی بھی مدد کریں۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ نے انتہائی قلیل تعداد اس سوال کا جواب نہیں دے سکی۔ مجموعی طور پر جو غلطیاں نظر آئیں، ان میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ طلبہ معاشرے کے بجائے جواب کو اپنی ذات تک محدود کرتے رہے، جیسے کہ طلبہ نے لکھا کہ 'پانچ وقتوں کی نماز پابندی سے کرنی چاہیے'، 'مجھے صبح وقت پر اٹھنا چاہیے'، 'اپنا کام خود کرنا چاہیے'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	(۱) ایک دوسرے سے میٹھے لہجے میں بات کرنی چاہیے۔ (۲) اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ کسی دوسرے پر نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس سے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ خیال

(Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے]کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز:

مفصل جوابی سوالات (ERQs) میں حصہ 'الف' اور 'ب' میں سے کوئی ایک درکار ہے۔

سوال نمبر ۴ (الف)	
سوال	خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی عنصر ہے۔ دیے گئے بیان کے ضمن میں اسلام میں خاندان کے تصور کو **تین** نِکات میں واضح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	7.6.2
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اسلام میں خاندان کے تصور کو واضح کر سکیں۔
کُل نمبر	6
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• خاندان کے تصور سے متعلق ایک نکتہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (**تین** درکار ہیں)۔ • تصور کی وضاحت پر مزید ایک نمبر دیا جائے (**تین** درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	حصہ 'الف' جو کہ تصورِ خاندان سے متعلق تھا، مجموعی طور پر طلبہ نے عمدگی کے ساتھ اس سوال کو سمجھتے ہوئے تصورِ خاندان کی وضاحت میں دلائل دیے۔ (**نوٹ:** مفصل تفصیلی جواب (ERQ) میں طلبہ کو حصہ 'الف' اور 'ب' میں سے کوئی ایک حل کرنا ہوتا ہے۔ حصہ الف میں اسلام میں تصورِ خاندان سے متعلق سوال پوچھا گیا تھا، جب کہ حصہ ب میں 'بے حیائی کو روکنے کے لیے تجاویز پوچھی گئی تھیں (تفصیلات حصہ 'ب' میں آئیں گی)'، اکثریت نے حصہ 'ب' کا نہ صرف انتخاب کیا بلکہ عمدہ اور کارآمد تجاویز بھی دیں۔)
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے رشتہ، نکاح، معاشرہ اور حقوق کو پیشِ نظر رکھا۔ طلبہ نے لکھا کہ 'خاندان درج ذیل افراد پر مشتمل ہوتا ہے: شوہر، بیوی، اولاد، والدین اور دیگر رشتے دار وغیرہ، اسلام نے ان تمام کے حقوق کی تفصیلات بیان کی ہیں اور ان کے حقوق کی ادائی کی تاکید کی ہے'، '**نکاح:** اسلام نے نکاح کو خاندان کی بنیاد بنایا ہے۔ اسلام نے بدکاری کو حرام اور نکاح کو پسندیدہ قرار دیا ہے کیوں کہ اسلام ایک خاندان کو مضبوط بنیادیں فراہم کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کی رُو سے خاندان کی مضبوط بنیاد نکاح کے ذریعے پڑتی ہے، چناں چہ اللہ تعالیٰ اس بنیاد کو خالصتاً خلوص، محبت، پاکیزگی، دیانت داری اور مضبوط معاہدے سے مزین کرنے کا حکم دیتا ہے'، '**صحت مند معاشرہ:** ایک صحت مند معاشرے کے لیے خاندانی نظام کا مضبوط اور خوشحال ہونا اشد ضروری ہے اور اگر ملک و قوم کی بہتری مقصود ہے، تو خاندان پر بھرپور توجہ دی جائے'، '**حقوق و فرائض:** اللہ تعالیٰ نے تصورِ خاندان میں حقوق کو واضح کر دیا، یعنی نکاح سے بندھن میں بنتے ہی پورے حقوق کا تعین شروع ہو جاتا ہے۔ زوجین کے ایک دوسرے پر حقوق، اسی طرح اولاد کے حقوق و فرائض اور والدین کے حقوق و فرائض، یہ تمام حقوق دینِ اسلام نے واضح طور پر متعین کر دیے ہیں تاکہ خاندان کی بنیاد رکھتے ہی حقوق کا تعین بھی ہو جائے'، وغیرہ۔

بہتر جوابات کے عکس

(مثال نمبر ۱)

الف:
① انسان کی فطرت میں یہ بات واضح ہے کہ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا۔ ضرورت ہے کہ وہ دوسرے
انسانوں کے ساتھ رہنا سیکھتا ہے۔ انسان ایک جگہ بسر ہوتا ہے اور معاشرے میں
دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔ یہ بھی ایک خاندان کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس میں
معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کے ساتھ پیش آتے اور
حقوق ادا کرے۔ بُرے تعلقات کو ختم کیا جائے تو اس طرح ایک امن والا معاشرہ قیام
ہوتا ہے اور بدکاری کا معیار ہوتا ہے۔
② ایک خاندان کی شروعات میاں بیوی کے باہمی نکاح سے ہوتی ہے۔ جب نکاح کا اعلان ہوتا
ہے تو میاں بیوی کے درمیان گہرا رشتہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک اولاد کی پیدائش سے انسانی
نسل قائم رہتی ہے اور آگے بڑھ پاتی ہے۔ اس خاندان کے آغاز سے دیگر رشتہ دار
جیسے نانا نانی، دادا، دادی، ماموں، خالہ، پھوپھو وغیرہ کے تعلقات کا بھی آغاز ہوتا ہے
اور اس سے انسانوں کے بیچ درمیان خونی رشتے وسائل ہوتے ہیں اور سب ایک دوسرے
کے باہمی حقوق پورے کرتا ہے تو محبت و شفقت، شائستگی، انسانی نسل، صلہ رحمی
ہوتی ہے اور اسلام یہی چاہتا ہے کہ سب اشرف المخلوقات آپس میں پیار و محبت
کے ساتھ رہے۔ ③ اسلام خاندان میں سب کو ان کے حقوق و فرائض سے مخاطب
پیش کرتا ہے۔ سب کو ان حقوق کو ادا کرنے ہوتے ہیں۔ یہی اسلام میں خاندان کا بہت
بڑا تصور ہے۔ سب ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتا ہے، خیال رکھتا ہے،
مالی مدد کرتا ہے، خوشی اور غم میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتا ہے۔ یہ
اسلام کا مقصد ہے۔ اور ایک دوسرے کو اسلام کی تعلیم دستیاب کرے۔ خاندان کے
بغیر ایک معاشرے کا وجود نہیں ہوتا۔

(مثال نمبر ۲)

انسانوں کا وہ گروہ جو ازدواجی اور خونی رشتوں کے اٹوٹ بندھنوں سے بندھا ہوا ہوتا
ہے۔ خاندان معاشرے کا اہم اور بنیادی حصہ ہے۔ معاشرے کا قیام ہی خاندانی زندگی
سے ہوتا ہے۔ خاندان میں میاں، بیوی، بچے، دادا، دادی وغیرہ سب شامل ہوتے
ہیں۔ قریبی رشتہ دار ہی ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں ہر وقت شریک ہوتے ہیں۔ اسلام
میں خاندان کا تصور یہ ہے کہ خاندان میں شامل افراد ایک دوسرے کے لیے خوشی اور سکون
کا باعث ہوتے ہیں اور اسی سے نسل آگے بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
ترجمہ: اے لوگوں ہم نے تم کو ایک فرد (حضرت آدمؑ) سے اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا
(حضرت حواؑ) اور اُن سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔
خاندان میں سب سے میاں بیوی رشتہ سب سے زیادہ معتبر اور اہم ہوتا ہے اور اس
جوڑے کو عائلی زندگی کہتے ہیں۔ میاں بیوی کا رشتہ نکاح کا ہوتا ہے اور وہ ایک
دوسرے کے لیے مکمل ہوتے ہیں۔ ان کے بچوں کے بعد یہ رشتہ ماں باپ کا ہو جاتا ہے
باپ گھر کا سربراہ ہوتا ہے۔ مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بیوی بچوں کی خواہشات
اور ضروریات کا خاص خیال رکھیں اور بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عزت کرے

	ترجمہ: اے مسلمان مرد! تمہارا تمہاری بیوی پر پورا حق ہے۔ اگر کسی کا آنا جانا تمہارے گھر میں تمہیں اچھا نہ لگے تو بیوی کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے سزا دی جائے لیکن وہ سزا قابلِ برداشت ہو۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کو سمجھ نہیں سکی۔ طلبہ نے خاندان کے حوالے سے لکھا کہ 'رشتوں میں محبت ہونی چاہیے'، 'خاندان میں رشتے ہوتے ہیں'، 'خاندان میں ایک بڑا فرد ہوتا ہے'، 'ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا جائے'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	اسلام میں خاندان اس لیئے اہم ہے کیونکہ خاندان سے پتا چلتا ہے کہ کون سے خاندان کے لوگ کیسے ہیں۔ (2) اسلام میں خاندان اس لیئے اہم ہے کیونکہ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ کون سا خاندان اچھا ہے اور کون سا خاندان نہیں ہے۔ (3) خاندان اسلام میں اس لیئے اہم ہے کیونکہ اس سے خاندان کی معاشرے میں جو اہمیت ہے وہ پتا چلتی ہیں۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلّم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلّم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات[یعنی اگر حاصلِ تعلّم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد(resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب خاندان کا تصور پڑھائیں، تو قرآن و حدیث کی روشنی کو پیشِ نظر رکھیں۔ اس ضمن میں بہ طورِ مطالعہ، ڈاکٹر خالد علوی کی کتاب 'اسلام کا معاشرتی نظام' پیشِ نظر رہے۔ مزید برآں، خاندان کے تصور کو چارٹ کی صورت میں بنوایا جائے تا کہ طلبہ اسلام کی رو سے خاندان کی حقیقت جان سکیں۔

سوال نمبر ۴ (ب)	
سوال ۴	معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کو روکنے کے لیے بہ طورِ طالب علم آپ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟ کوئی **چھے** طریقے تجویز کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	7.3.3
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	انفرادی واجتماعی زندگی میں 'عفت' و 'حیا' کا اطلاق کرسکیں۔
کُل نمبر	6
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	بے حیائی کی روک تھام کے لیے انفرادی طور پر ایک طریقہ تجویز کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (**چھے** درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہترین رہی۔ مجموعی طور پر طلبہ نے بے حیائی کی روک تھام کے لیے بہترین اور جامع انداز میں طریقے تجویز کیے۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے مختلف تجاویز دیں جیسے کہ 'سب سے پہلے خود دینِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کیا جائے'، 'خود با عمل اور باحیا بنا جائے'، 'لوگوں کو دینِ اسلام کی تعلیمات دی جائیں'، 'لوگوں کو بے حیائی کے نقصانات بہ ذریعۂ قلم، تقریر واضح کیے جائیں'، 'اہلِ علم کی صحبت میں بیٹھنے کی ترغیب دی جائے'، اخلاقیات سے متعلق لوگوں میں شعور دلایا جائے'، 'قانون کی پاس داری کے اصولوں کو سکھایا جائے'، 'انٹرنیٹ کے مثبت فوائد کے ساتھ نقصانات بھی بتائے جائیں'، 'گفتگو میں حیا پیدا کی جائے'، 'مجلس کے آداب کا خیال رکھا جائے'، 'با حیا لباس پہنا جائے'، وغیرہ۔
بہتر جوابات کے عکس	(مثال نمبر ۱)

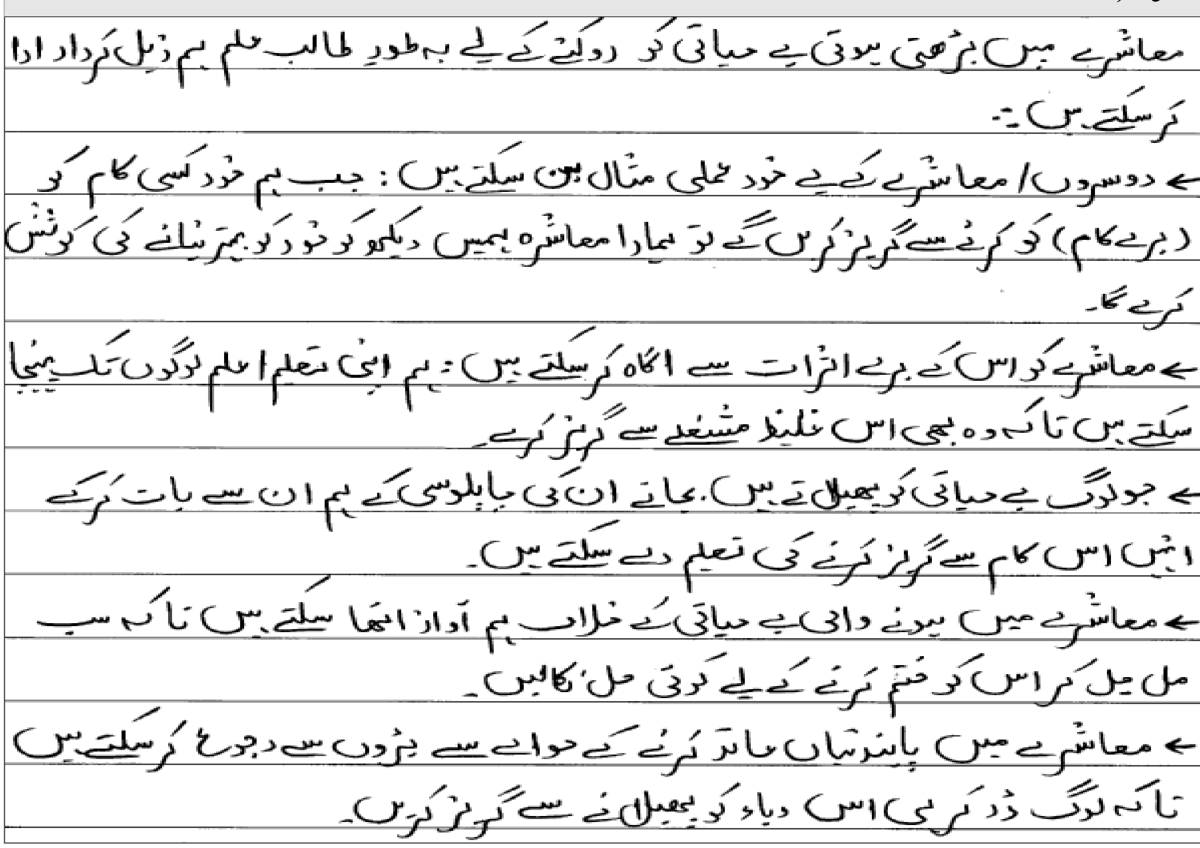
معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کو روکنے کے لیے بہ طورِ طالب علم ہم ذیل کردار ادا کر سکتے ہیں:-

← دوسروں / معاشرے کے لیے خود عملی مثال بن سکتے ہیں: جب ہم خود کسی کام کو (برے کام) کو کرنے سے گریز کریں گے تو ہمارا معاشرہ ہمیں دیکھ کر خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔

← معاشرے کو اس کے برے اثرات سے آگاہ کر سکتے ہیں: ہم اپنی معلم / علم لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں تاکہ وہ بھی اس غلیظ مشغلے سے گریز کرے۔

← جو لوگ بے حیائی کو پھیلاتے ہیں، بجائے ان کی چاپلوسی کے ہم ان سے بات کر کے انہیں اس کام سے گریز کرنے کی تعلیم دے سکتے ہیں۔

← معاشرے میں ہونے والی بے حیائی کے خلاف ہم آواز اٹھا سکتے ہیں تاکہ سب مل جل کر اس کو ختم کرنے کے لیے کوئی حل نکالیں۔

← معاشرے میں پابندیاں عائد کرنے کے حوالے سے بڑوں سے رجوع کر سکتے ہیں تاکہ لوگ ڈر کر ہی اس وباء کو پھیلانے سے گریز کریں۔

(مثال نمبر ۲)

(ب) معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کو روکنے کے لیے بطور طالب علم میں یہ
کام سرانجام دے سکتی ہوں :

(۱) بے حیائی سب سے زیادہ آج کل کے نوجوانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ لوگ
زیادہ تر سوشل میڈیا سے بے حیائی سیکھتے ہیں تو میں اس سوشل میڈیا کو ان
کے اندر سے بے حیائی کو ختم کرنے کی کوشش کروں گی۔ اللہ کے دینی احکام اور
حیا کے بارے میں سوشل میڈیا پر بحث کروں گی۔ (۲) بے حیائی کے نقصانات
اور حیادار ہونے کے بارے میں آس پڑوس اور جماعت کے ہم ساتھیوں سے
شیئر کروں گی۔ (۳) اپنے اسکول میں حیا کے حوالے سے بیانات کروں گی تاکہ
بچوں میں بے حیائی جیسی صفت پیدا نہ ہو اور وہ حیادار انسان بنے۔
(۴) جن جن کو میں حیادار ہونے کے حوالے سے آگاہ کروں گی ان سے درخواست کروں
گی کہ وہ آگے لوگوں کو بھی یہ تلقین کریں۔ (۵) اپنے بہن بھائیوں کو حیا
کے مراتب اور تفصیلات سے آگاہ کروں گی تاکہ وہ بڑے ہو کر حیادار انسان
بنے (۶) جس مجلس یا محفل وغیرہ میں جاؤں گی وہاں اگر کوئی بے حیا انسان

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہی۔ طلبہ نے عمومی جواب دیے جیسے کہ طلبہ نے لکھا کہ 'نماز کی پابندی کریں گے'، 'صفائی کی اہمیت دیں گے'، 'غریبوں کی مدد کریں گے'، 'قرآنِ مجید کی تلاوت کریں گے'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی کو روکنے کے لیے بہ طورِ طالبہ علم میں یہ کر سکتی ہوں کہ میں: • صاف ستھرا شائستہ لباس پہنوں گی اور پردہ کروں گی۔ • اچھا بولوں گی اور اگر کچھ بولنے کے لیے نہیں ہوگا تو خاموش رہوں گی۔ • حق داروں کو ان کا حق دلاؤں گی اور ان کی مدد کروں گی۔ • اچھے کاموں کا کرنا کا کہوں گی اور برے کاموں سے روکوں گی۔ • گالی گلوچ اور بدگمانی نہیں کروں گی۔ • نماز اور قرآن پڑھا کروں گی تاکہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔ • نیک اعمال کروں گی اور دوسروں کو ہدایت دوں گی کہ اچھے کام کریں۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز:

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Annex A: Pedagogies Used for Teaching the SLO

استوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقۂ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات و واقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب (literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں (captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل (imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول (وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کرکے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری (urbanisation) اور مزدوروں (labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقۂ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقۂ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کرکے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت (human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ(Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ(Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا(Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور موٴثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کر کے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کارِ پُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

اے کے یو ای بی ڈیجیٹل لرننگ سلوشن پاورڈ بائی نالج پلیٹ فارم

(AKU-EB Digital Learning Solution Powered by Knowledge Platform)

وضاحت:

یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو مختلف اور جامع موضوعات سے متعلق ویڈیوز، گیمز اور دیگر مواد فراہم کرتا ہے جنھیں مضمون کی سمجھ اور فہم بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کے لیے درج ذیل لنک دیکھیے:

https://akueb.knowledgeplatform.com/login

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کرکے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطۂ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقۂ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظرناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اسلامیات SSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم ڈاکٹر محمد زوہیب، لیڈ اسپیشلسٹ، اسلامیات (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر معلمہ محترمہ ارم آصف (پرنسپل مارکر)، شاہ ولایت پبلک اسکول کیمپس 1، کراچی اور محترم جناب عبد الغفور (پرنسپل مارکر)، حبیب پبلک اسکول، کراچی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- منیرہ محمد، مینیجر، اسیسمنٹ، AKU-EB
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈویلپمنٹ، AKU-EB
- ڈاکٹر نوید یوسف، سی ای او، AKU-EB